سوال

(286)تکبیرات جنازہ میں رفع یدین

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نمازجنازہ میں تکبیر کے وقت رفع الیدین کے بارے میں کیا حکم ہے؟اس بارے میں البانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب (جنازے کے مسائل) میں ترمذی اور دار قطنی سے دو حدیثیں پیش کی گئی ہیں۔ جس میں پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کرنے کا حکم ہے۔ اس کی مکمل تفصیل بتائیے۔ (ابو طلحہ حافظ ثناء اللہ شاہد القصوری)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نمازجنازہ کی تکبیروں کے وقت رفع الیدین کرنا بالکل صحیح ہے۔ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"وقد سئل الدارقطنی فی العلل : عن حدیث نافع، عن ابن عمر؛أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان إذا صلی علی جنازة رفع یدیہ فی کل تکبیرة، وإذا انصرف"

"سیدنا ابن عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے۔ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اور جب پھرتے (نماز ختم کرتے) تو سلام کہتے تھے۔ (کتاب العلل للدارقطنی 13ص22ح2908)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔ امام دارقطنی اور یحییٰ بن سعید الانصاری دونوں تدلیس کے الزام سے بری ہیں۔ دیکھئے الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین (ص32،26)

عمر بن شبہ صدوق حسن الحدیث ہیں۔ احمد بن محمد بن الجراح اور محمد بن مخلد دونوں ثقہ ہیں۔

دیکھئے تاریخ بغداد(4/409ت311،3/310،2312ت1406)

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔ (جزء رفع الیدین للبخاری تحقیق شیخنا ابی محمد بدیع الدین الراشدی السندھی ص184ح 109،111)

اس کی سند صحیح ہے اوراسے ابن ابی شیبہ (3/296) اور بیہقی (4/44) وغیرہمانے بھی روایت کیا ہے۔

حافظ ابن حجر العسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ (التلخیص الحبیر ج2ص146ح807) شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے "بسند صحیح" کہا ہے (حاشیہ احکام الجنائز)

جنازے کی تکبیرات میں رفع الیدین کرنا قیس بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ (تابعی کبیر) نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ، عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، مکحول رحمۃ اللہ علیہ، وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ اور الزہری رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہے۔ (دیکھئے جزء رفع الیدین ح118،114،112)

یہی قول (وعمل) عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ، سالم بن عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ، ازواری رحمۃ اللہ علیہ، شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد رحمۃ اللہ علیہ اور اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم کا ہے (الاوسط لابن المنذرج5ص427)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک قول، تکبیرات جنائز میں رفع الیدین کرنا پسندیدہ ہے۔ مروی ہے۔ (ایضاً)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب العلل سے ایک حدیث نقل کی ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز جنازہ میں رفع الیدین کرنا مروی ہے۔ (التلخیص الحبیر ج2ص146)

مجھے اس کی سند نہیں ملی۔ اگر عمر بن شبۃ تک سند صحیح ہو تو یہ سند حسن ہے کیونکہ عمر بن شبہ بذات خود صدوق حسن الحدیث راوی تھے۔

(بعد میں سند مل گئی ہے جو کہ عمر بن شبہ تک صحیح لہٰذا یہ روایت حسن لذاتہ ہے دیکھئے کتاب العلل للدارقطنی 13/22ح2908)

اس کے مقابلے میں شیخ محمد ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ نے جو دو روایتیں پیش کی ہیں ان پر مختصر وجامع تبصرہ سن لیں۔

1۔ "عن أبی ہریرۃ رضی اللہ عنہ من أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبر علی جنازۃ فرفع یدیہ فی أول تکبیرۃ ووضع الیمنی علی الیسری"

(احکام الجنائز للالبانی ص115والترمذی ح1077، بتحقیقی وقال :"غریب"البیہقی4/38، الدارقطنی2/74،ح1812مختصراً و1813،وابو الشیخ فی طبقات الاصبہانیین ص262بحوالہ البانی)

اس کی سند ضعیف ہے۔ اسے شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی "بسند ضعیف" قرار دیا ہے۔ اس کا راوی ابو فروۃ یزید بن سنان التیمی الرھاوی ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب ص558) اس پر جرح کے لیے تہذیب التہذیب اور میزان الاعتدال وغیرہما دیکھیں۔ یحییٰ بن یعلیٰ (الاسلمی) ضعیف (تقریب التہذیب ص556و تہذیب التہذیب ج2/534) نے یہی روایت یونس بن خباب عن الزہری نقل کی ہے۔ تحفۃ الاشراف (10/13117)

خلاصہ یہ کہ یہ روایت بلحاظ سند ضعیف ہے۔

2۔ "عن ابن عباس، رضی اللہ عنہما، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرفع یدیہ علی الجنازۃ فی أول تکبیرۃ، ثم لا یعود" (سنن دارقطنی ج2ص75ح1814، وقال محشیہ : "اسنادہ ضعیف")

ان دونوں روایتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ کی صرف پہلی تکبیر میں ہی رفع الیدین کرتے تھے۔

دوسری سند بھی ضعیف ہے اس کا راوی حجاج بن نصیر ضعیف ہے۔

(تقریب التہذیب ص96،98، وزاد، کان یقبل التلقین)

دوسرا راوی الفضل بن السکن مجہول ہے۔ کما قال العقیلی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ البانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اسے مجہول العین راوی کی روایت سخت ضعیف بلکہ بعض اوقات موضوع بھی ہوتی ہے۔

خلاصہ یہ کہ یہ روایت اپنی دونوں (یا تینوں) سندوں کے ساتھ ضعیف ہی ہے لہذا مردود ہے۔ (شہادت نومبر2001ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد1۔کتاب الجنائز- صفحہ530

محدث فتویٰ